دستور

(جون 2019 تک ترمیم شدہ)

آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن®

All India Ideal Teachers Association®

email : aiitacenter@gmail.com
website : www.aiitaindia.org

ہیڈ کوارٹر

ڈی۔321، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، اوکھلا، نئی دہلی۔ 110025

D-321, DAWAT NAGAR, ABUL FAZAL ENCLAVE, OKHLA, NEW DELHI-110025

AIITA دستور

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : دستور (آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن)
(جون 2019 تک ترمیم شدہ)

اشاعت : جون 2019

تعداد : دو ہزار

قیمت : ₹ 10/-

ناشر : آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن®

DASTOOR
All India Ideal Teachers Association®
(AIITA)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید (PREFACE)

اللہ رب العزت نے بنی آدم کو علم اور عقل کی عظیم نعمتوں سے سرفراز کیا ہے۔ اسلام میں علم کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ کی شریعت پیغمبروں پر کتاب کی صورت میں اتاری گئی اور قلم کے ذریعہ اس کو لکھا گیا۔ (سورۃ العلق ۴، ۵) یہ قلم اور کتاب دونوں ہی علم کی علامت ہیں۔ وحی کو قلم اور کتاب سے وابستہ کرنا بذات خود اس بات کا ثبوت ہے کہ دین خداوندی کی بنیاد علم پر قائم کی گئی ہے۔ انسانی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جن قوموں اور گروہوں کو برتری اور قیادت نصیب ہوئی، اُن کی سب سے بڑی خصوصیت یہی تھی کہ وہ اپنے دور کے علوم وفنون میں دوسری قوموں سے بہتر تھیں۔ اسے ہم خود اسلامی انقلاب کی مثال سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

آج عموماً یہ تصور کیا جاتا ہے کہ تعلیم ہر قسم کے مسائل کا حل ہے۔ موجودہ نظامِ تعلیم نے جو افراد اور معاشرہ تیار کیا ہے اُس سے مسائل زیادہ پیدا ہوئے ہیں مگر ان کا حل پیش نہیں کیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ تعلیم کا اصل مقصد سے ہٹ جانا ہے۔ عام طور پر لوگ حصول معاش کی خاطر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا موجودہ تعلیم اور تعلیمی اداروں کی تمام تر توجہ بھی اسی طرف مرکوز ہے کہ اس انداز کا نظامِ تعلیم ترتیب دیا جائے جس کی مدد سے ہر شخص بہتر سے بہتر معاش حاصل کر سکے۔ یہ نظام مادہ پرستوں کے تیار کردہ ماڈل پر چل رہا ہے اور محض صارفین پیدا کر رہا ہے۔ انسان کی تربیت یا ''انسان سازی'' کا عنصر اس مادّی نظام تعلیم سے تقریباً مفقود ہو چکا ہے۔ علم کے ذریعہ معاش حاصل کرنے کی ایک ضمنی حیثیت تو ہو سکتی ہے اور ہے بھی، تاہم یہ عین مقصد حصول علم نہیں ہونا چاہیے۔ تعلیم کا مقصد بنیادی طور پر انسانی شخصیت کا ارتقاء (Personality Development) ہے۔ تعلیم کے ذریعہ پیشہ وارانہ یا پروفیشنل ڈگری حاصل کرنا ایک اضافی چیز ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد شعورِ انسانی کو بیدار کرنا اور اُس کو اُن حقیقتوں سے باخبر کرنا ہے جو وسیع تر زندگی میں کام آنے والی ہوں۔ تعلیم کا مقصد ایک اچھا شہری، ذمہ دار انسان اور خدا ترس مسلمان بنانا ہے۔

اسکول ہو یا مدرسہ، کالج ہو یا یونیورسٹی کوئی بھی ادارہ کسی انسان کو مکمل علم نہیں دیتا اور نہ ہی دے سکتا ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ آدمی کو صحیح طرزِ فکر دیں۔ جس کی روشنی میں وہ آئندہ اپنا علمی سفر درست سمت میں جاری رکھ سکے۔ یہاں تک کہ وہ علم کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائے۔ انسان کی استعداد ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ چنانچہ حصولِ علم کے لئے اُس کا علمی سفر بھی ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ایسی حالت میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ابتدائی عمر بہ الفاظ دیگر دورِ تیاری (Formative Period) ہی میں اُس کو مطالعہ اور استنباط کا صحیح رخ مل جائے۔ یہ رخ استاد اور ادارہ دونوں سے ملتا ہے۔ ایک لائق استاد گویا ایک زندہ لائبریری ہوتا ہے، جو طالب علم کی بہترین رہنمائی کرتا ہے۔

تعلیم وتدریس ایک مقدس اور محترم پیشہ ہے اسی لئے معلم اور مدرس کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ معلم نہ صرف فرد کی تعلیم کا ذریعہ ہوتا ہے بلکہ ایک معاشرہ کی تعمیر اور ایک عہد کی تطہیر کا سبب بنتا ہے۔ اس لئے جہاں معلم کا مقام ومرتبہ بڑا ہوتا ہے وہیں اُس کی ذمہ داری بھی بڑی ہوتی ہے۔ جو معلم اپنی ذمہ دارانہ حیثیت کو محسوس کرتا ہے وہ صحیح معنوں میں معلم ہے اور لائق احترام ہے اور جو اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کرے وہ معلم نہیں بلکہ صرف ایک ملازم ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ علم اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، جس کے امین اساتذہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت، تزکیہ نفس اور کتاب وحکمت کی تعلیم کو آپ ﷺ کی اہم ذمہ داری قرار دیا۔ (سورۃ الجمعۃ: ۲) اور فرمایا کہ آپ ﷺ ایمان والوں کو وہ سب کچھ سکھاتے ہیں جو وہ نہیں جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا تعارف معلم انسانیت کی حیثیت سے کرایا (مشکوٰۃ، کتاب العلم) آپ ﷺ کا خود کو معلم کی حیثیت سے متعارف کرانا جہاں اساتذہ کے حق میں شرف کا پہلو رکھتا ہے وہیں یہ تعارف ایک عظیم ذمہ داری کی ادائیگی کا بھی متقاضی ہے۔ اس لئے ایک اچھا معلم انسان آفریں اور کردار ساز ہوتا ہے۔ معلّمی جہاں انسان سازی ہے وہیں کارِ پیغمبری بھی ہے۔ اسلامی دنیا کی پہلی یونیورسٹی جو مسجدِ نبوی ﷺ کا صحن تھا اور جہاں کے طالب علم ''اصحاب صفہ'' کہلاتے تھے انہوں نے انسانی تاریخ میں وہ انقلاب برپا کیا ہے جس کی مثال پیش کرنے سے انسانی تاریخ عاجز ہے۔ یہ عظیم

انقلاب ایک معلمؐ نے ہی برپا کیا تھا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ علوم کو قرآن کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پڑھایا جائے۔علوم فطرت پڑھاتے وقت جب ہم کائنات میں وسائل کی تقسیم اور ان کے دوران (Cycle) کا ذکر کریں تو طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ اس موضوع پر قرآن ہمیں کیا ہدایت دیتا ہے۔ معاشیات اور تجارت پڑھاتے وقت بچوں کو تجارت و معاش سے متعلق قرآنی احکامات بھی بتائیں اور ان کی اہمیت وافادیت اُجاگر کریں۔یہی وہ طریقہ ہے جس کی مدد سے ہم وہ مسلمان پیدا کرسکیں گے جن کے لئے اللہ کا دین صرف مسجد یا ذاتی زندگی تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ پوری زندگی اور تمام دنیوی معاملات میں بھی ان کا عملاً رہبر و رہنما ہوگا یہی وہ امت محمدی ہوگی جو آج سے ہزار سال قبل ایک حد تک معدوم ہوگئی تھی،جس کی عظمت کے نشان آج بھی ٹمبکٹو کی عظیم یونیورسٹی سے لے کر بغداد،غرناطہ،قرطبہ اور استنبول کے درودیوار پر نظر آتے ہیں آج بھی اگر دورِ حاضر کے اساتذہ اُسی معلم انسانیت ﷺ کے اسوہ کو اپنا کر اپنے طالب علموں کی زندگیوں کو صحیح رُخ دیں اور اُن کے کردار کو اسلامی خطوط پر استوار کریں تو عجب نہیں کہ تعلیمی نشاۃ ثانیہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوجائے۔

آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن (AIITA) کا قیام اسی عظیم مقصد کے پیش نظر کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ کو اُن کے منصب و مقام کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے،اپنے منصب کی نزاکتوں کا صحیح ادراک ہو،انھیں بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے اور ذمہ دارانہ حیثیت سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ کارِ پیغمبری کا صحیح معنوں میں حق ادا کرسکیں جس کے ذریعے وہ دنیا میں بھی سرخرو ہوں،آخرت میں بھی اللہ کی پکڑ اور عتاب سے محفوظ رہ سکیں اور اجر عظیم کے مستحق قرار پائیں۔

دستور (Constitution)

دفعہ 1 :

نام (Name)

اس تنظیم کا نام آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن (All India Ideal Teachers Association) ہوگا۔

دفعہ 2 :

تاریخ نفاذ (Date of Implimentation)

یہ دستور 22/دسمبر 1992 سے نافذ ہوگا۔

دفعہ 3 :

اغراض ومقاصد (Aims & Objectives)

اس اسوسی ایشن کے درج ذیل مقاصد ہوں گے۔

1. تعلیمی اداروں میں بہتر تعلیمی و اخلاقی ماحول پیدا کرنا۔
2. تعلیم کو جاہلیت کے اثرات سے پاک کرنا اور اسلامی نظریہ تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کرنا۔
3. اساتذہ کی علمی وفکری،فنی و اخلاقی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے فروغ کے لئے رہنمائی کرنا اور اساتذہ کو صالح معاشرے کی تعمیر میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے قابل بنانا۔
4. طلبہ کی فکری،علمی اور اخلاقی رہنمائی کرنا۔
5. سرکاری تعلیمی پالیسی نیز سرکاری وغیر سرکاری درسیات کا جائزہ لیتے رہنا اور کوشش کرنا کہ کوئی قابلِ اعتراض مواد درسیات اور تعلیمی پالیسی کا حصہ نہ بن سکے۔
6. ہم وطن اساتذہ اور طلبہ کی اسلام سے متعلق غلط فہمیاں دور کرنا۔
7. اساتذہ کے جائز حقوق کے لئے کوشش کرنا۔
8. ملکی سماج اور خاص طور سے مسلمانوں میں تعلیم کے فروغ کے لئے کوشش کرنا۔

دفعہ 4 :

طریقہ کار (Methodology)

ان مقاصد کے حصول کے لئے اسوسی ایشن پر امن، تعمیری، جمہوری اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جدو جہد کرے گی اور اپنے تمام کاموں میں اخلاقی وقانونی حدود کا خیال رکھے گی۔

دفعہ 5 :

خطوط کار (Line of Action)

1. اساتذہ کو اسوسی ایشن کے اغراض ومقاصد سے روشناس کرانا اور جو اساتذہ ان مقاصد سے متّفق ہوں انہیں منظّم کرنا۔
2. نصابِ تعلیم، نظام تعلیم اور ملت کے تعلیمی امور ومسائل کا جائزہ ودستاویز کی تیاری کرنا۔

دفعہ 6 :

شرائط رُکنیت (Criteria of Membership)

ہر وہ ہندوستانی شہری اس اسوسی ایشن کا ممبر بن سکتا ہے جو:

1. تعلیمی اداروں میں پیشۂ تدریس سے وابستہ ہو یا رہ چکا ہو۔
2. اسوسی ایشن کے نظم وضبط، دستور اور ضابطۂ اخلاق کی پابندی کا عہد کرے۔

عملاً ایک شخص اس وقت ممبر بن جائے گا جب ریاستی صدر اس کی درخواست رُکنیت منظور کرلے۔

دفعہ 7 :

عہدیداروں کا انتخاب (Election of office Bearers)

عہدیداروں کے انتخاب کے وقت یہ بات پیش نظر ہوگی کہ

1. وہ کسی عہدہ کا خواہش مند نہ ہو۔
2. اپنے حلقۂ انتخاب میں علم، تقویٰ، معاملہ فہمی، اصابت رائے، استقامت، دستور کی پابندی، تنظیمی وپیشہ ورانہ صلاحیتوں اور سرگرمیوں کے لحاظ سے سب سے بہتر ہو۔

دفعہ 8 :

مدت کارکردگی (Periodic Term)

1. اسوسی ایشن کی میقات چار سالہ ہوگی مرکزی اور ریاستی سطح کے عہدیداروں کا انتخاب یا تقرر چار سال کے لئے، مقامی اور ضلعی عہدیداروں کا انتخاب یا تقرر دو سال کے لئے ہوگا۔
2. دورانِ میقات کسی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے انتخاب یا تقرر کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو یہ انتخاب یا تقرر میقات کی باقی مدت کے لئے ہوگا۔

مرکزی نظم (CENTRAL STRUCTURE)

دفعہ 9 :

صدر اسوسی ایشن (National President)

اسوسی ایشن کا ایک صدر ہوگا۔ صدر کا انتخاب ریاستی کونسل کے تمام ممبران کے ذریعہ ریاستی کونسلوں کے ممبران میں سے کیا جائے گا اور دیگر مرکزی ذمہ داروں کا تقرر بھی ریاستی کونسلوں کے ممبران میں سے ان کے مشورے سے کیا جائے گا۔ مرکزی کونسل کے نامزد ممبران (جماعت اسلامی ہند اور ایس آئی او آف انڈیا کے نمائندے) کو ووٹ دینے کا حق ہوگا لیکن ان کے حق میں ووٹ نہیں دیا جائے گا۔

دفعہ 10 :

صدر کے فرائض واختیارات (Duties & Powers of National President)

1. اسوسی ایشن کے اغراض ومقاصد کے لئے مرکزی کونسل کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اقدامات کرنا۔
2. کسی غیر ممبر کو اجلاس میں شرکت کی دعوت دینا۔ کسی غیر ممبر کو فیصلہ کے وقت ووٹ دینے کا اختیار نہ ہوگا۔
3. اسوسی ایشن کے مفاد میں مرکزی کونسل کی عائد کردہ پابندیوں کے تحت اسوسی ایشن کی املاک کی خرید وفروخت، تبادلہ یا منتقلی کرنا۔

4. نئی ریاستوں میں اسوسی ایشن کے قیام کے لئے اقدام کرنا اور مرکزی کونسل کے مشورے سے کسی ریاست کو ''تنظیمی ریاست'' کا درجہ دینا۔
5. ریاستی سطح پر انتخاب کرانا اور ریاستی ذمہ داران کا استعفیٰ قبول کرنا۔
6. کسی ریاستی ذمہ دار کو معطل کرنا اور ریاستی کونسل کے ممبران کے مشورے سے معزول کرنا۔
7. تنظیمی امور میں اسوسی ایشن کے ممبران صدر اسوسی ایشن کی اطاعت کے پابند ہوں گے۔

دفعہ : 11

مرکزی کونسل (Central Council)

1. صدر کے مشورے اور مرکزی پالیسی کی تشکیل کے لئے ایک کونسل ہوگی جو مرکزی کونسل کہی جائے گی۔ مرکزی کونسل نائب صدور، سکریٹریز، ریاستی صدور اور ریاستی سکریٹریز پر مشتمل ہوگی۔ اس کے علاوہ تین نامزد ممبران ایک ایس آئی او آف انڈیا اور دو جماعت اسلامی ہند کے ذریعہ نامزد ہوں گے۔
2. مرکزی کونسل کا فیصلہ تمام ریاستوں پر نافذ العمل ہوگا۔
3. مرکزی کونسل کا اجلاس سال میں کم از کم ایک بار ضرور ہوگا۔

دفعہ : 12

کورم (Quorum)

اجلاس کے لئے کورم کونسل کے ممبران کی کل تعداد کا نصف ہوگا۔ کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں اجلاس ملتوی کرنا پڑے تو اگلے اجلاس کے لئے کورم کی شرط نہ ہوگی۔

دفعہ : 13

نائب صدور (Vice Presidents)

نائب صدور کا تقرر، صدر اسوسی ایشن مرکزی کونسل کے مشورے کے تحت، مرکزی کونسل اور ریاستی کونسلوں کے ممبران میں سے کرے گا۔ صدر اپنی عدم موجودگی میں کسی ایک کو اپنا قائم مقام بنائے گا جو اُس کی مفوضہ ذمہ داریاں ادا کرے گا۔ نائب صدور بر بنائے عہدہ مرکزی کونسل کے ممبر ہوں گے۔

دفعہ : 14

جنرل سکریٹری (General Secretary)

جنرل سکریٹری کا تقرر، صدر اسوسی ایشن مرکزی کونسل کے مشورہ کے تحت، مرکزی کونسل اور ریاستی کونسلوں کے ممبران میں سے کرے گا۔ جو بر بنائے عہدہ مرکزی کونسل کا ممبر ہوگا۔

دفعہ : 15

جنرل سکریٹری کے فرائض و اختیارات

(Duties & Powers of General Secretary)

1. اسوسی ایشن کے مرکزی شعبہ جات کے نظم و نسق کی نگرانی کرنا۔
2. اسوسی ایشن کے فیصلوں کو نافذ کرنا۔
3. تمام تنظیمی ریاستوں سے ربط رکھنا اور حالات کے مطابق اُن کو ہدایات دینا۔
4. سالانہ رپورٹ، بجٹ اور اکاؤنٹ کی تیاری۔
5. جنرل سکریٹری اپنے کاموں کے سلسلے میں صدر اسوسی ایشن کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

دفعہ : 16

مرکزی سکریٹریز (Central Secretaries)

صدر اسوسی ایشن مرکزی کونسل کے مشورہ سے حسب ضرورت سکریٹریز کا تقرر کرے گا۔ جو بر بنائے عہدہ مرکزی کونسل کے ممبر ہوں گے۔

ریاستی نظم (STATE STRUCTURE)

دفعہ : 17

ریاستی صدر (State President)

ہر ریاست کا ایک صدر ہوگا جس کا انتخاب ریاستی مشاورتی کونسل کے ممبران پوری ریاست کے ممبران میں سے کریں گے۔

دفعہ 18 :

ریاستی صدر کے فرائض و اختیارات

(Duties & Powers of State President)

1. اسوسی ایشن کی رکنیت کی منظوری دینا۔
2. کسی ممبر کو معطل یا خارج کرنا، ریاست کے دیگر ذمہ داروں کا استعفیٰ قبول کرنا۔
3. ریاست کے ممبران کی متعینہ حدود کار کے اندر رہنمائی کرنا۔
4. ریاست کے نظم و نسق کو درست رکھنا۔
5. غیر ممبر کو ریاستی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دینا البتہ غیر ممبر کو فیصلہ کے وقت ووٹ دینے کا اختیار نہ ہوگا۔
6. سکریٹری کے مشورے سے مقامی و ضلعی عہدیداروں کا انتخاب کرانا۔
7. بوقت ضرورت کسی مقامی/ضلعی نظم کو معطل کرنا اور ریاستی کونسل کے مشورے سے تحلیل کرنا۔

دفعہ 19 :

ریاستی مشاورتی کونسل (State Advisory Council)

1. ریاستی صدر کی مدد کے لئے ہر ریاست میں ایک ریاستی مشاورتی کونسل ہوگی۔ جس کا انتخاب ضلعی صدور اور سکریٹریز، مقامی صدور اور سکریٹریز پوری ریاست کے ممبران میں سے کریں گے۔ جن کی کم از کم تعداد 5 (پانچ) اور زیادہ سے زیادہ 11 (گیارہ) ہوگی۔ ریاستی کونسل کے ممبران کی تعداد کا تعین صدر اسوسی ایشن کی توثیق سے ہوگا۔
2. ریاستی مشاورتی کونسل کا اجلاس سال میں کم از کم ایک بار لازماً ہوگا۔

دفعہ 20 :

ریاستی سکریٹری (State Secretary)

ہر ریاست میں ایک سکریٹری ہوگا جس کا تقرر، ریاستی صدر، ریاستی مشاورتی کونسل کے مشورہ سے ریاست کے ممبران میں سے کرے گا جو بر بنائے عہدہ ریاستی کونسل کا ممبر ہوگا۔

دفعہ 21 :

ریاستی سکریٹری کے فرائض و اختیارات

(Duties & Powers of State Secretary)

1. ریاست کے نظم و نسق کو درست رکھنے میں صدر کی مدد کرنا۔
2. ریاست کے شعبہ جات کی نگرانی کرنا۔
3. فنڈ فراہمی کی کوشش کرنا اور ضلعی بجٹ کی منظوری دینا۔
4. سالانہ رپورٹ کی تیاری۔
5. سکریٹری اپنے کاموں کے سلسلے میں صدر ریاست کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

ضلعی نظم (DISTRICT STRUCTURE)

دفعہ 22 :

ضلعی صدر (District President)

ہر ضلع میں ایک صدر ہوگا جس کا انتخاب مقامی صدور اور سکریٹریز ضلع کے ممبران میں سے کریں گے۔ ضلعی صدور و ضلعی سکریٹریز کا تقرر مقامی صدور اور سکریٹریز کے مشورہ سے ضلع کے ممبران میں سے کریں گے۔

دفعہ 23 :

ضلعی صدر کے فرائض و اختیارات

(Duties & Powers of District President)

1. ضلعی سطح پر اسوسی ایشن کے نظم و نسق کی نگرانی کرنا۔
2. صدر ریاست کی ہدایات کی روشنی میں مختلف پروگراموں کو روبہ عمل لانا۔
3. نئی یونٹوں کے قیام کی کوشش کرنا۔

4. رکنیت کی منظوری، اخراج یا معطّلی کی سفارش کرنا۔

5. حسب ضرورت ضلعی بیت المال کا قیام اور اس کو مضبوط بنانے کی کوشش نیز حسابات رکھنا اور ریاستی سکریٹری سے بجٹ کی منظوری کے بعد خرچ کرنا۔

6. ضلعی صدر اپنی سرگرمیوں کے سلسلے میں ریاستی صدر کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

دفعہ 24 :

ضلعی کونسل (District Council)

جس ضلع میں ممبران کی تعداد ۵۰ یا اس سے زائد ہو جائے وہاں ایک ضلعی کونسل ہوگی۔ کونسل کے ممبران کی تعداد کم از کم 5 پانچ ہوگی جن کا انتخاب مقامی صدور ضلع کے ممبران میں سے کریں گے۔

مقامی نظم (Local Structure)

دفعہ 25 :

مقامی صدر (Local President)

1. جس مقام پر کم از کم تین ممبران ہوں گے وہاں مقامی نظم کا قیام عمل میں آئے گا۔

2. ہر مقام پر ایک صدر ہوگا۔ جس کا انتخاب مقامی ممبران اپنے درمیان سے کریں گے اور صدر، مقامی ممبران کے مشورے سے مقامی سکریڑی کا تقرر کرے گا۔

دفعہ 26 :

مقامی صدر کے فرائض و اختیارات

(Duties & power of Local President)

1. مقامی سطح پر اسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے خود سرگرم عمل رہنا اور دوسروں کو سرگرم عمل رکھنا۔

2. مقامی نظم و نسق کو درست رکھنا اور اس بات پر نگاہ رکھنا کہ ممبران ضابطۂ اخلاق کی پابندی کر رہے ہیں۔

3. صدر مقامی اپنے کاموں کے سلسلے میں ضلعی اور ریاستی صدر کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

دفعہ 27 :

بیت المال (Treasury)

1. مرکزی، ریاستی اور مقامی سطح پر بیت المال ہوگا۔ مرکزی اخراجات کے لئے ریاستی بیت المال سے اور ریاستی اخراجات کے لئے مقامی بیت المال سے ایک متعینہ رقم سالانہ فراہم کی جائے گی۔ یہ رقم اسوسی ایشن کے بہی خواہوں اور ممبران سے حاصل کی جائے گی۔ اسوسی ایشن کے ممبران بیت المال میں ایک طے شدہ رقم بطور اعانت دیں گے۔ حسب ضرورت ضلعی بیت المال قائم کیا جائے گا۔

2. مرکزی اور ریاستی سطح کے بیت المال کے حسابات کی جانچ کے لئے الگ الگ آڈیٹر کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔

3. مرکزی بیت المال صدر اسوسی ایشن، ریاستی بیت المال، ریاستی صدر اور مقامی بیت المال مقامی صدر کے ذمہ ہوگا۔ جس سے وہ طے شدہ بجٹ کے مطابق متعلقہ مدات پر خرچ کریں گے۔

4. بیت المال کے ذیلی ضوابط صدر، مرکزی کونسل کے مشورہ سے بنائے گا۔

دفعہ 28 :

دستور میں ترمیم (Amendments in the Constitution)

دستور میں ترمیم کا طریقہ درج ذیل ہوگا :

1. دستور میں ترمیم کی تجاویز تمام ریاستی کونسلوں کے مشورے کے بعد مرکزی کونسل میں پیش کی جائیں گی جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ دستور میں ترمیم کی متعینہ تجاویز مرکزی کونسل کے ممبران کو کونسل کے اجلاس سے ایک ماہ قبل فراہم کردی جائیں گی۔

2. مرکزی کونسل کے اجلاس میں پیش کردہ تجاویز کونسل کے موجود ممبران کی 3/4 اکثریت منظور کرے گی۔

3. بنیادی پالیسی کی تشکیل یا ترمیم، دستوری ترمیمات اور صدر کا انتخاب مرکزی کونسل کے اُس اجلاس میں ہوگا۔ جس کا کورم پورا ہو۔

دفعہ 29 :

خالی نشستیں (Vacancies)

1. مرکزی عہدیداران کی کوئی نشست خالی ہوجائے تو اسے تین ماہ کے اندر حسب قاعدہ پُر کرلیا جائے گا۔

2. کسی بھی ریاستی، ضلعی یا مقامی ذمہ دار کی کوئی نشست خالی ہوجائے تو اُسے ایک ماہ کے اندر حسب قاعدہ پُر کرلیا جائے گا۔

دفعہ 30 :

استعفیٰ (Resignations)

1. صدر اسوسی ایشن کے استعفیٰ کے بارے میں فیصلہ کرنے کی مجاز مرکزی کونسل ہوگی۔

2. مرکزی یا ریاستی عہدیدار اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دے تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنے کا مجاز صدر اسوسی ایشن ہوگا۔

3. اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کے باوجود متعلقہ شخص اپنے عہدے پر اُس وقت تک برقرار رہے گا جب تک اس کا استعفیٰ منظور نہ کرلیا جائے۔

دفعہ 31 :

اخراج (Expulsion)

اسوسی ایشن کے کسی ممبر کا اخراج اس صورت میں ہوگا جب وہ ممبر دستور میں درج مقاصد، طریقۂ کار اور ضابطۂ اخلاق سے قولاً یا عملاً انحراف کرے۔

دفعہ 32 :

متفرقات (Miscellaneous)

ریاستی، ضلعی اور مقامی صدور حسبِ ضرورت متعلقہ نظم کو چلانے کے لئے مختلف ذیلی عہدیداروں کا تقرر کرسکتے ہیں۔

ضابطۂ اخلاق (Moral Code of Conduct)

دفعہ 33 :

ہر ممبر کو ضابطۂ اخلاق کی پابندی کا عہد کرنا لازمی ہے جو حسب ذیل ہیں :

1. اسوسی ایشن کا ہر ممبر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے گا۔
2. AIITA کے مقاصد کے لئے کوشش کرتا رہے گا۔
3. اپنے فرائض منصبی محنت، خلوص اور دیانت داری کے ساتھ سرانجام دے گا۔
4. اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں وقت کی پابندی، سبق کی تیاری اور کمزور طلبہ پر خصوصی توجہ رکھنے کی کوشش کرے گا۔
5. مثالی انسان بنانے کی غرض سے اپنے شاگردوں کی تعلیم وتربیت کو اہمیت کے ساتھ پیش نظر رکھے گا۔
6. اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے کوشاں رہے گا۔
7. کسی شاگرد کو اپنے ذاتی فائدے کے لئے متوجہ نہیں کرے گا۔
8. طلبہ کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے گا۔
9. ہر ناروا عصبیت اور امتیازی سلوک سے اپنے آپ کو باز رکھے گا۔
10. طلبہ کی جانچ اور امتحانات وغیرہ کے معاملہ میں پوری احتیاط ملحوظ رکھے گا۔
11. طلبہ کی عزت نفس کا مناسب خیال رکھے گا۔